فیصلہ کن مناظرے
مرتب
محمد عظیم اللہ خان قادری
ناشر
فیضانِ مدینہ پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناظرہ بنگال

سنی دیوبندی مناظرہ کی روداد

منعقدہ ۱۲ جون ۱۹۹۴ء

مولانا محمد آل مصطفےٰ اکیٹھاری

سنّی دیوبندی مناظرہ کی روداد

منعقدہ ۱۲؍ جون ۱۹۹۴ء

بمقام:- بالیرپور، ڈاکخانہ شام پور، علاقہ رائے گنج (بنگال)

سنّی مناظر:- مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی

دیوبندی مناظر:- مولوی طاہر حسین گیاوی

پیشکش
مولانا محمد آل مصطفیٰ کیتھاری

ناشر
سیّد ولی الدین رضوی
ڈائرکٹر رضا اکیڈمی، پٹنہ و بانی الجامعۃ الرضویہ، مغلپورہ، پٹنہ سیٹی

— ابھی یزید کا قبضہ نہیں ہوا تھا وہاں ؟ تو یزیدان کا پیشوا تھا ، امام تھا۔ اس لئے یہ کہتے ہیں کہ وہاں غلط آدمی کی حکومت نہیں ہوگی۔ جو وہاں کا حاکم ہو جائیگا وہ بڑا نیک مسلمان ہوگا — تو یزیدان کا پیشوا ، یزیدان کا گرو اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں جب بھی کوئی حاکم ہوگا وہ بالکل پکا مسلمان ہوگا — جب یزید کا قبضہ وہاں ہوگیا تھا تو یہ کہتے ہیں کہ یزید بھی سچا پکا مسلمان ہے — الحمدللہ ہم بریلوی مسلمان ، امام حسین کے ماننے والے حسینی مسلمان ہیں۔ یزید کو نہیں مانتے ہیں۔ — یزید کو ماننے والے یہ لوگ ہیں۔

ایک بات انہوں نے اور کہی کہ آسمان کتنے دن میں بنے ؟ تو اعلیٰحضرت نے "الملفوظ" میں جواب دیا کہ آسمان چار دن میں بنے — اس پر ان کا کہنا ہے کہ قرآن کے مطابق آسمان دوؔ دن میں بنا۔ تو اعلیٰحضرت نے چار دن کی بات کہہ کر قرآن کا انکار کر دیا — مگر معلوم ہے ان کو — یہ قرآن اپنے من سے پڑھتے ہیں اپنے من سے ترجمہ کر کے مطلب نکالتے ہیں۔

قرآن اللہ کے رسول پر اُترا۔ اللہ کے رسول نے اپنے صحابہ کو بتایا صحابہ نے تابعین کو بتایا ، تابعین سے ہوتے ہوئے ہم تک پہنچا تو قرآن کی تفسیر میں جو لکھا ہے وہ مطلب صحیح ہوگا یا جو مطلب ان کے گھر کا ہے وہ مطلب صحیح ہوگا ؟ — تفسیر میں جو لکھا ہے وہ صحیح ہوگا ، ورنہ قرآن میں تو یہ بھی لکھا ہے کہ "لا تقربوا الصلوٰۃ" نماز کے قریب مت جاؤ ، نماز مت پڑھو — پھر آگے ہے "وانتم سکٰریٰ" جب تم نشے میں رہو — تو "نشے میں رہو" چھپا لیتے ہیں اور "نماز کے قریب مت جاؤ" بیان کرتے ہیں حضرات ! قرآن کی مختلف آیتیں ہیں۔ قرآن میں یہ مسئلہ کئی جگہ بیان فرمایا گیا ہے اور تفسیروں میں اس کی پوری وضاحت آئی ہے — اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے کہ زمین چار دن میں بنی اور آسمان دو دن میں۔

اصل بات یہ ہے کہ ایک ہے دھرتی — ہے نا ؟ — ایک ہے گاچھ ، بریکھ[1] ، درخت ، آدمی ، جانور جو زمین پر رہتا ہے — اور ایک ہے آسمان اور آسمان میں جو چیزیں ہیں — اصل بات یہ ہے کہ قول راجح کے مطابق زمین بنی دوؔ دن میں — دوؔ دن میں زمین۔ اور زمین میں رہنے والے پہاڑ ، گاچھ بریکھ کتنے دن میں بنے ؟ دو دن میں — کئی دن ہوئے ؟ چارؔ دن۔ — اور آسمان دوؔ دن میں۔ چھؔ دن — قرآن نے بتایا کہ دنیا چھؔ دن میں بنی — چھؔ دن میں سے دوؔ دن میں زمین دوؔ دن میں پہاڑ ، گاچھ ، بریکھ اور دو دن میں آسمان — اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے اسی کو بتایا کہ زمین اور جو کچھ زمین میں ہے کتنے دن میں بنے ؟۔ چارؔ دن میں۔ بالکل صحیح بات کہی — اور آسمان دوؔ دن میں — اور یہ بات اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ نے اپنے گھر سے نہیں کہی ہے ؟ — کہاں سے کہی ہے ؟

سنو ! یہ کتاب ہے حاشیہ صاوی — قرآن شریف کی تفسیر ہے "جلالین" اس کا حاشیہ ہے یہ "حاشیہ صاوی" اس میں روایت ہے مسلم شریف کے حوالے سے۔ رواہ مسلم والحاکم عن ابن عباس ان اللہ خلق الارض یوم الاحد والاثنین وخلق الجبال وما فیھن من منافع یوم الثلثا وخلق یوم الاربعا الصخر والماء والتین والعمران والخراب وخلق یوم الخمیس السماء وخلق یوم الجمعۃ النجوم والشمس والقمر والملئکۃ۔

— حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا زمین کو "یوم الاحد والاثنین" اتوار اور پیر کے دن۔ اتوار اور سوموار کو زمین۔ اور پہاڑ کو اور جو کچھ زمین کے اندر ہے ان سب کو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے

---

[1] مقامی بولی میں بمعنیٰ درخت۔

منگل کے دن اور بدھ کے دن۔ تو کل چار دن ہوئے۔ اتوار، پیر، منگل، بدھ۔ سب ملا کے ہوئے چار دن۔ چار دن میں اللہ عزوجل نے ان چیزوں کو پیدا فرمایا۔ اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا آسمان، تو آسمان پیدا فرمایا ایک دن میں۔ اور جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ستارہ، سورج، چاند، تو ایک دن میں آسمان' ایک دن میں آسمان کی چیزیں، دونوں کو ملا کر کہہ دیا دو دن میں آسمان —— پھر دو دن میں زمین اور دو دن میں زمین میں رہنے والی چیزیں، تو دونوں کو ملا کر کہہ دیا' چار دن میں زمین —— یہ حدیث میں خود موجود ہے۔ اللہ کے رسول نے فرمایا ہے۔ مسلم شریف جو صحاح ستہ کی کتاب ہے اسمیں راوی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ہے —— اسی طرح بہت سی تفسیروں میں ہے۔ اگر ضرورت ہوئی اور آپ نے وقت دیا تو میں پھر آپ کو مزید بتاؤں گا۔

اس کے بعد انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہم بریلویوں کو کافر کہتے ہیں۔ کہاہے نا بھائی! —— کہا کہ بریلوی والے دیوبندیوں کو کافر کہتے ہیں۔ دیوبند والے بریلی کو کافر کہتے ہیں —— مگر۔ بریلی والوں کو کافر کہنے کا دیوبندیوں کو حق کیا ہے؟ —— ان کے بڑے بزرگوں نے جو لکھا ہے وہ ان کو ماننا پڑے گا اور ہمارے بزرگوں نے جو لکھا ہے ہم کو ماننا پڑے گا۔ ہماری ان کی لڑائی، ہماری اُن کی لڑائی نہیں۔ لڑائی عقیدہ کی چل رہی ہے۔ مجدد اعظم سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے جو لکھا ہے ہم اس کے وکیل ہیں۔ ان کے مولویوں نے جو لکھا ہے یہ ان کا وکیل ہے۔ ان کا مولوی مولانا عزیز الرحمٰن مفتی اول دار العلوم دیوبند نے۔ فتاویٰ دار العلوم دیوبند[1] ج ا صنہ۲۰ میں بریلوی کے بارے میں لکھا ہے۔

[1] کمالات اشرفیہ ص ۱۰۲ پر مولانا اشرف علی تھانوی کا بھی یہ اعتراف موجود ہے کہ بریلی والوں کے پیچھے ہماری نماز ہو جائے گی وہ ہمیں کافر کہتے ہیں لیکن ہم انہیں کافر نہیں کہتے۔

وہ ان کے پیشوا اور گرو ہیں۔ جب وہ مانتے ہیں تو یہ کیوں نہیں مانیں گے —— ؟ اب اگر یہ ان کا دھرم چھوڑ دیئے ہوں توبہ کر لئے ہوں تو اعلان کریں کہ ہم ان کا دھرم چھوڑ چکے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں —— (دیوبندی کی عبارت جلدی نکلتی بھی نہیں' ڈر کے مارے دیوبندی عقیدہ چھپ کے رہتا ہے۔ جلدی نکلتا ہی نہیں ہے) —— ہاں سنئے۔ وہ لکھتے ہیں:

"جو شخص علم غیب کا قائل ہو اور احمد رضا سے عقیدت رکھتا ہو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب!:- وہ شخص مبتدع ہے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

یعنی، مسلمان ہے وہ —— اس لئے کہ مکروہ تحریمی ہوتی ہے نماز مسلمان کے پیچھے۔ تو وہ ہم کو فاسق کہتا ہے۔ مگر مسلمان مانتا ہے —— اس کا گرو تو مسلمان مانتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ کافر ہے —— تو پہلے توبہ کرو کہ ہمارے گرو نے غلط لکھا ہے —— یا —— تم کہو کہ ہم نے غلط کہا ہے۔

دیوبندی مناظر

ہاں بھائیو! آپ نے جو "تحذیر الناس" مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے اوپر تہمت، جو الزام رکھا ہے مولانا نانوتوی کی یہ کتاب ہے ص۱۳ سے آپ نے یہ عبارت پڑھی تھی اور یہ اردو کی کتاب ہے۔ اردو جاننے والا اسٹیج سے کتاب لے کر دیکھ سکتا ہے مطیع الرحمن صاحب کا فراڈ۔ اور ان کی چال کو پکڑ سکتا ہے۔ دیکھئے کیا لکھا ہوا ہے "اور اگر اسی طرح"، —— "اگر فرض کیجئے" —— اسی طرح اگر فرض کیجئے"، اور "اگر اسی طرح فرض کیجئے"، —— تو دو جگہ پر "اگر" ہے "فرض کیجئے"۔ اس نے کہی یہی بات، "فرض کیجئے اس زمین میں یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپ کا محتاج ہو گا"۔ پھر بھی وہ حضور کا محتاج ہو گا —— "اگر مگر"